

قسط نمبر 2

حسینہ بیگم کے رونے کی رفتار تیز ہوئی۔

"اللہ اللہ میرے بچی کو نیک ہدایت دیں۔ اللہ اسکو دین کی سمجھ عطا کرے۔ اللہ میں اپنی اولاد کو آپ سے دور نہیں دیکھ سکتی۔ اللہ آپکو پتہ ہے نہ میں ہمیشہ سے دعا کرتی رہی ہو۔ میرے اولاد نیک ہو۔ یا اللہ میرے اولاد کو نیک بنادے۔ آمین اللہ میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔ میرے پریشانی دور کرے شکر الحمد للہ۔"

بول کر انہوں نے آنسو پوچھے اور سجدہ کیا اور پھر جائے نماز پر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر بعد اٹھی اور جائے نماز ڈور میں رکھی اور کچن میں چلی گئی۔

زوہان آج بلو رنگ کے قمیض شلوار میں ملبوس تھا اور ساتھ ہی ہاتھ میں کالے رنگ کی گھڑی پہنے ہوئے تھا۔ اور ہمیشہ کی طرح اپنی پتھر کی انگوٹی ءکالے رنگ کی شال اپنے شانوں پر ڈالے خوب رو نوجوان لگ رہا تھا۔

خوشخبری رائلز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

عمر کالے رنگ کے کرتا شلوار میں ملبوس ء بکھرے ہوئے بال ماتھے کو چھو رہے تھے اور ہمیشہ کی طرح سفید شال شانو پر ڈالے ہوئے تھا۔

دونوں بچپن کی دوست تھے دونوں نے ایک ہی مدرسے سے قرآن حفظ کیا ہیں اور آگے کی پڑھائی بھی ساتھ کی لیکن کبھی ایک دوسرے کی گھر والوں سے نہیں ملے۔

"یار اتنا اُداس کیوں ہے آج کچھ ہوا ہے " عمر نے زوہان کو ہی دیکھتے ہوئے کہا

اُسکے چہرے کے اُتار چڑھاؤ دیکھ کر وہ اور بھی پریشان ہو گیا اور پھر سے گویا ہوا۔

"یار خان صاحب کیا ہو گیا ہے بتاؤ بھی"

عمر اکثر اُسے خان صاحب یا جانی کا لقب دیتا تھا

"نہیں یار کچھ نہیں ہوا ہے بس دل پریشان ہے" زوہان نے سنجیدگی سے کہا

"مسجد چلتے ہیں قاری صاحب سے بھی مل آتے ہیں" یہ بول کر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

"ٹھیک ہے" چلو عمر نے یہ اُسکی بات کا جواب دیا۔

ویٹر کو بلایا اور بل پے کیا کیونکہ جب سے زوہان آیا تھا جب سے صرف اُسے کافی ہی پی رہا تھا اور عمر اُسے دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ جب بھی پریشان ہوتا تو صرف کافی پیتا ہے یہ عادت اسکی بہت پرانی ہے۔

اُسے بل پے کیا اور دونوں ساتھ ہو گاڑی میں بیٹھ گئے گاڑی عمر چلا رہا تھا۔

اُسے گاڑی جب روکی جب وہ مسجد تک آگیا گاڑی پارکنگ میں لگا کر وہ دونوں مسجد کی اندر داخل ہوئے۔

وضو کیا اور نماز ادا کی وہ دعا مانگ رہے تھے جب قاری صاحب نے دعا پوری کی تو وہ لوگ وہی بیٹھ گئے کچھ دیر بعد مصطفیٰ قاری صاحب آئے اور انکے ساتھ ہی بیٹھ گئے عمر نے اور زوہان نے اُنکو سلام کیا اور انکا ہاتھ چوما کیسے ہو بیٹوں قاری صاحب اُن سے گویا ہوئے۔

"الحمد للہ ہم ٹھیک ہیں بس آج آپکی یاد آرہی تھی۔" عمر نے نرمی اور خلوص سے اُنکو کہا
 "میرے بیٹوں میں نے تمہیں بچپن میں قرآن حفظ کروایا ہے میں تم دونوں کو جانتا ہوں اور آج مجھے
 زوہان کچھ اُداس لگ رہا ہے " اُنہوں نے زوہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
 زوہان نے قاری صاحب کی طرف دیکھا اور بے جان سے مسکراہٹ کو ہونٹوں پر لایا۔ اور گیا ہوا
 "نہیں قاری صاحب میں اُداس نہیں ہوں لیکن پریشان ضرور ہوں" اُس نے نظرے جھکاتے ہوئے
 کہا

"مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ میں اپنے استاد سے ایسی قسم بات کر سکوں" اُس نے ہلکا سا گردن کو
 اوپر اٹھایا۔

قاری مصطفیٰ اسکی بات بہت اطمینان سے سن رہے تھے
 جب اُس نے بات پوری کی تو قاری صاحب نے کہا
 "بیٹا تم میرے شاگرد ہو مجھے فخر ہے لیکن میں صرف تمہارا استاد نہیں باپ بھی ہو ایک بیٹا باپ سے
 کیا کبھی کوئی بات چھپاتا ہے بتاؤ؟ اُنہوں نے سوالیہ انداز میں کہا
 زوہان جو نظر کو جھکائے انہیں اطمینان سے سن رہا تھا۔

"قاری صاحب میری پریشانی ی۔ی۔یہ۔ہ۔ہے۔ک۔کہ" اس نے رُک رُک کے کہا
 "قاری صاحب و۔وہ ن۔نا مجھے محبت ہوگئی ہے"

یہ بول کر اُس نے سر نیچے جھکا دیا اور اسکی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔

"بیٹا کون ہے وہ بچی" قاری صاحب نے اُسے پوچھا

"پتہ نہیں بس ایک بار دیکھا تھا اور اُنکی آنکھیں انکے حجاب سے مجھے محبت ہوگئی ء میں نے اُسے سچے

دل مانگا ہے اللہ سے لیکن وہ مجھے نہیں ملی اگر وہ کسی اور کی ہوگئی یہ تصور ہی مجھے مار دیتا ہے ء میں

نے کبھی نہیں سوچا تھا ء کہ کسی غیر محرم سے اتنی محبت ہو جائیگی مجھے "

اُس نے قاری صاحب کو دیکھا اور اپنے آنسو ہاتھوں سے صاف کیے اور نظرے جھکالی ۔

قاری مصطفیٰ نے پہلے اسے اطمینان سے سنا اور پھر گویا ہوئے۔

"بیٹا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک قول ہے "

"انسان کو اگر کسی ایسے شخص سے محبت ہوتی ہے جسے وہ بالکل نہیں جانتا تو جب دنیا میں اللہ نے

روحوں کو اُتارا تھا دنیا میں، ایک جگہ ہے عالم ارواح جہاں سب اکٹھا ہوئے تھے تو وہ دونوں ساتھ

تھے آپس میں اُتارا گیا تبھی انہیں ایک دوسرے سے محبت ہوتی ہے لیکن

" یہاں میں اُس محبت کی بات نہیں کر رہا "

"جہاں معاشرے میں دو نا محرم شادی سے پہلے تعلق رکھتے ہیں، رات رات بھر فہاشی والی باتیں ہوتی

ہیں اس کی وجہ سے محبت بدنام ہے، محبت وہ ہوتی ہے ء جو تم نے کی اُسے پانے کی لئے کسی غلط کام

میں ملوث نہیں ہے تم نے اللہ سبحان و تعالیٰ سے مانگا بیٹے تمہارے محبت پاک ہ لیکن کبھی بھی بغیر نکاح کے کسی سے بھی کسی قسم کا کوئی تعلق مت رکھنا کسی غیر محرم سے کیوں کے وہ حرام ہے اگر محبت پاک ہے میرے دعا ہے اللہ تمہاری محبت کو تم سے ملوا دے لیکن اگر نہ ملے تو بھی اللہ سے مایوس مت ہونا اُسے دعا کرنا وہ ضرور تمہارے حق میں بہتر کرے گا "

'یہ بول کر اُنہونے اُن دونوں کی سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور وہاں سے چلے گئے' وہ دونوں ابھی سکتے میں ہی تھی کہ اچانک ایک بچا بھاگتا ہوا عمر سی ٹکرایا دونوں ایک دم بوکھلا گئے اور کھڑے ہو گئی جانے کے لیے وہ دونوں مسجد سے باہر نکلے اور گاڑی میں بیٹھ گئے، عمر نے گاڑی سٹارٹ کی اور روانہ ہو گئے، لیکن دونوں میں سے کوئی کچھ نہیں بولا گاڑی خاموشی کی رفتار سے سڑک پر تھی، کہ اچانک وہ دو لڑکیاں سامنے آ گئیں۔

عمر نے فوراً سے بریک مارا جس سے وہ دونوں بچ گئی۔

دونوں گاڑی سے باہر نکل کر آئے تو اُن دونوں نے لڑکیوں کو سہارا دینا چاہا جس میں سے ایک نے عمر کا ہاتھ تھام کر کھڑی ہو گئی لیکن دوسری نے منع کر دیا وہ جیسے تیسے کر کے مشکل سے کھڑی ہوئی، لیکن جب زوہان نے اُسے دیکھا اسکی آنکھوں میں ایک چمک اُترائی و تو کچھ بول ہی نہیں پا رہا تھا۔

"آپ لوگ ٹھیک ہیں، کافی خون نکل رہا ہے آپکی پیر سے چلے میں ہسپتال لے جاتا ہو "عمر نے یہ بول کر نظریں نیچے جھکا لیں۔

اب کی بار عمر ناول سے مخاطب ہوا۔

"چلے ہم اپ دونوں کو ہسپتال لے چلتے ہیں بہنوں"

"آمنہ تم چلو گی پیدل بہت خون نکل رہا ہے یار" اُس نے آمنہ کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا اُسے سہارا دیا لیکن وہ نہیں چل پا رہی تھی۔

ایک طرف زوہان خوش تھا کی دعائیں اتنی جلدی قبول ہوتی ہیں اور دوسری جگہ اُسے دکھ تھا کہ اسکو اتنا زخم لگا ہے۔

پورے راستے گاڑی میں خاموشی تھی صرف آمنہ کی سو سو کرنے کی آواز آرہی تھی کیوں کے اُسے واقعی کافی زور کی لگی تھی۔

بہن آپ چپ ہو جائے بس ہم ہسپتال جا رہے ہیں۔ عمر نے اسے نرمی سے کہا

زوہان تو کچھ بولنے کی حالت میں ہی نہیں تھا اُسے یقین نہیں آ رہا تھا کی آج دو سال بعد وہ اُسکے سامنے ہے لیکن اُسے تکلیف بھی تھی کہ وہ اس حالت میں ہے

آمنہ بس کچھ نہ بولی بلکہ سیٹ پر سر رکھ کر انکے موند لی اسکی یہ حالات و شیشے میں دیکھ چکا تھا۔

"عمر گاڑی تھوڑی تیز چلاؤ پلینز" اس نے عمر سے سنجیدگی سے کہا

کچھ دیر بعد وہ لوگ ہسپتال آ گئے۔

نوال نے آمنہ کو سہارا دے کر اٹھایا اور اندر لے گئی۔

"نوال میں کسی بھی میل ڈاکٹر کو نہیں دیکھا وگی "

یہ بات زوہان نے سن لی وہ آگے گیا اور اندر لیڈی ڈاکٹر کا پوچھ کر وہاں جانے کا کہا اور دونوں خود باہر انتظار کرنے لگے۔

جب وہ اندر گئی تو عمر زوہان کی جانب بڑھا

"ہاں خان صاحب یہ ہے بھابھی" عمر نے زوہان سے کہا

"جی یہی ہیں آپ کی بھابھی بس دعا کرے جانی" زوہان نے سنجیدگی سے کہا

"ویسے تجھے کیسے پتا" زوہان نے عمر کو سوالیہ انداز میں کہا

"بیٹا میں نے تیری آنکھوں میں کشش دیکھی اور ٹھٹھے مارتا ہوا محبت کا سمندر" یہ بول کر عمر کا

جاندار قہقہہ ہوا میں گونجا۔

"اچھا اچھا سہی ہے" زوہان نے اسے گھوری سے نوازا

"اتنے میں ایک ڈاکٹر باہر آئی اور ساتھ میں وہ دونوں بھی"

"جی انکا پیر کافی زخمی ہوا ہے آپ انکے پٹی روز چینیج کروائے اور لازمی اپنے زیادہ چلنے مت دیجیئے

گا" ڈاکٹر نے زوہان کو سنجیدگی سے سمجھایا

"ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحبہ ویسے انکا پیر کب تک ٹھیک ہو جائے گا" عمر نے کہا

"مجھے نہیں لگتا کہ جلدی ٹھیک ہو گا کم از کم ایک یا دو ہفتے لازمی لگے گی بس آپ نے انہیں چلنے نہیں

دینا

تھینک یو"

وہ یہ بول کر چلی گئی

"چلیں بہن ہم آپ کو چھوڑ دیتے ہیں۔" عمر نے آمنہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"نہیں بھائی ہم کسی رشتے سے چلے جائیں گے آپ کو زحمت ہوگی شکریہ" آمنہ نے عمر کو سنجیدگی سے کہا

"بھائی بھی کہتی ہیں اور بھائی کہ فرض سے بھی منع کرتی ہیں" عمر نے مایوسی سے کہا

"یار دیکھو رشتے سے کیسے اُترو گی تم چل لیتے ہیں" نوال نے آمنہ سے کہا

آمنہ نے اُسکی بات کو سمجھ کر سر اثبات میں ہلایا

وہ یہ کہ کر آگے جانے لگتی ہے اُسے سہارا دیکر گاڑی میں بیٹھاتی ہے اور خود بھی بیٹھ جاتی ہے۔

"آپ دوائی وقت پر لیجیئے گا اور کل بھی پٹی بدلوا لیجیئے گا لازمی" زوہان نے آمنہ سے کہا

'یہ بول کر وہ فرنٹ کے شیشے میں دیکھتا ہے اور اسکی آنکھیں آمنہ کی آنکھوں سے ملتی ہیں تو وہ فوراً

نیچے کر لیتا ہے اور ہلکا سا مسکراتا ہے'

"آمنہ کہتی ہے کی ٹھیک ہے جزاک اللہ ہماری اتنی ہیلپ کرنے کے لئے

"بارک اللہ فیکم" زوہان فوراً سے جواب دیتا ہے

وہ انہیں گھر چھوڑتے ہیں اور اپنے گھر کو روانہ ہو جاتے ہیں

عشق سفر میں محبوب

کا ادب لازم ہے !!

جاری ہے۔۔۔۔

